خواب میں بلھے شاہ

اپنے عُمرے کو داستاں کر دوں
جی میں آیا چلو بیاں کر دوں

ایک موقع تھا اِک سعادت تھی
چند ایام کی عبادت تھی

پر وہاں ایک واقعہ گزرا
مجھکو گہرائی تک ہلا گزرا

خانہ کعبہ سے چند قدموں پر
اپنے کمرے میں داخلِ بستر

نیم خوابی درونِ تنہائی
جیسے نیند آئی اور نہیں آئی

ایک دستک مجھے سنائی دی
شکلِ بارِیش اِک دکھائی دی

Faqeer Sein

میں نے پوچھا یہ کون آیا ہے
یہ حقیقت ہے یا کہ سایہ ہے

آئی آواز تیرا اپنا ہوں
نہ کوئی خواب ہوں نہ سپنا ہوں

میں نے اُس سے کہا کہ ڈرتا ہوں
روز جیتا ہوں روز مرتا ہوں

میرے سینے میں کچھ ملال بھی ہیں
تشنگی ہے کئ سوال بھی ہیں

مجھ سے عیسائی خار کھاتا ہے
اور یہودی مجھے ستاتا ہے

دل سے ہندو بھی میرا یار نہیں
مجھکو بدھمت پہ اعتبار نہیں

وہ ہیں تنگڑے تو میں تونگر ہوں
وہ اگر اینٹ ہیں میں پتھر ہوں

Faqeer Sein

ایسے ماحول میں صحیح کیا ہے
میرا مقصودِ زندگی کیا ہے

کیا میں شامل رہُوں جہادوں میں
نِت نئی جنگ میں فسادوں میں

کوئی آئے جو راہ دکھلائے
کب چھٹیں گے یہ حرب کے سائے

اس نے مجھ کو سنا مکمل سے
پھر مخاطب ہوا تحمل سے

اور وہ کہنے لگا 'مَیں مانتا ہُوں'
پر میں تیری خطاء بھی جانتا ہوں

پھر وہ بولا کہ غور سے سن لے
علم و دانش کا راستہ چن لے

تُو ہے جس میں نیا زمانہ ہے
تیرا انداز کچھ پرانا ہے

اب نہ عیسائی تیرا دشمن ہے
نہ یہودی کو تجھ سے الجھن ہے

تُجھ سے ہندُو بھی اب نہیں جلتا
اور بدھمت کو تُو نہیں کھلتا

وہ مخالف نہ اتحادی ہیں
اُنکے اہداف اقتصادی ہیں

اب نہیں دَور سلطنت والے
یہ زمانے ہیں عافیت والے

چھت ہو کپڑا ہو پیٹ بھر کھانا
فتح و نصرت کا ہے یہ پیمانہ

تیری دشمن تِری انائیں ہیں
یہ جو اندر بھری ہوائیں ہیں

تیرا مسئلہ ہیں رشوتیں تیری
قتل و غارت یہ وحشتیں تیری

Faqeer Sein

نہ ہی کردار میں صداقت ہے
نہ دیانت ہے نہ شرافت ہے

عدمِ انصاف تیری کمزوری
جس کی لاٹھی ہے اُسکی شہزوری

تیری دشمن ہے علم سے دُوری
مفلسی بیکسی یا مجبوری

یہ جو بڑھتی ہوئی ہے آبادی
یہ تِرے واسطے ہے بربادی

اِس کی رفتار میں کمی کر دے
کام اِتنا سا لازمی کر دے

وہ جو اغیار تجھ کو کھَلتے
کِسقدر ضابطوں سے چلتے ہیں

اُنکو کافر قرار دیتا ہے
پھر اُنہی سے اُدھار لیتا ہے

Faqeer Sein

ان کی باتوں پہ طیش کھاتا ہے
پھر انہی کی طرف کو جاتا ہے

یہ انوکھا سا دوغلاپن ہے
تن یہاں ہے مگر وہاں من ہے

چھوڑ بندوق علم حاصل کر
ترکِ گردانِ حق و باطل کر

اب نہ مومن نہ کوئی کافر ہے
آج ہر شخص ہی برابر ہے

یا تو محنت بڑی عبادت ہے
یا وہ خدمت کہ جو قیادت ہے

دونوں باتوں میں بہتری کر لے
اپنے دشمن سے دوستی کر لے

ارض پر اور آدمی بھی ہیں
دیکھ جاپان جرمنی بھی ہیں

Faqeer Sein

کتنے اچھے اصول سیکھے ہیں
وہ نہ جنگجو رہے نہ تیکھے ہیں

اُن کی دانائیوں کو حاصل کر
خود کو اچھائیوں کا حامل کر

اُسکی باتوں کو سُن رہا تھا میں
گوہرِ فِکر چن رہا تھا میں

آنکھ کھولی تو کچھ نہیں پایا
نہ وہ بارش نہ کوئی سایہ

اور وہ جب بھی یاد آتا ہے
ایک تارا سا جھلملاتا ہے

میری باتوں میں اُسکی باتیں ہیں
چاہے دن ہیں یا چاہے راتیں ہیں

اُسکا عنواں پتا لکھا دیتا
میں اگر جانتا بتا دیتا

Faqeer Sein